ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۰۶

نور

قادیان دارالامان سے ۱۷/۳ کو شایع ہوتا ہے

جلد ۸ | ایڈیٹر محمد یوسف + سابق سورن سنگھ ۰ دان ا | نمبر ۸

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیاں اور برکات کا ذکر کرنا۔ اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے

قیمت صمیہ علاوہ اسکے جو کچھ عطا کریں
ہوگا اور ایسے حضرات
رامی اخبار کی فہرست
میں درج ہونگے

INDIA POSTAGE 3P THREE PIES

7 30 AM 5 FEB 17

KHILAFAT LIBRARY

از ملفوظات خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب مرحوم و مغفور سلمہ اللہ

چند روز کا ذکر ہے کہ میں نے **چرک** اور **سشرت** میں نے بذریعہ وی پی کے منگوائے یہ دونو کتابیں میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کیں آپ نے بعد ملاحظہ اپنی طرف سے ان سطور کا لکھنے مجھے حکم فرمایا:۔ چرک اور سشرت کی اشاعت کے ذریعہ جو نیکی آپنے ہندوستان پر کی ہے بہت بڑی عظیم الشان ہے ہر طبیب کو ضرور شکر گذار ہونا چاہیئے (راقم محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان)
چرک اور سشرت۔ جنکا اوپر کی چٹھی میں ذکر آیا ہے۔ ہندی طب کی قدیم اور مستند ترین کتابیں ہیں جنکے مکمل اور سلیس اردو ترجمہ ہیں اردو دان پبلک کے استفادہ کیلئے کارخانہ ہذا کی طرف سے چھپکر شایع ہو چکی

سشرت ان میں سے سشرت بہت ہی پرانی کتاب ہے اسکے مصنف مہاراجہ رامچندر جی کے ہمعصر تھے۔ اس کتاب میں تشخیص الامراض علم العلاج اور حفظ صحت کے علاوہ جراحی کا بیان ایسی صحت اور تفصیل کیساتھ لکھا گیا ہے کہ یورپ اور امریکہ کے محققین ابھی آجتک کوئی ایسی بات نہیں دریافت کر سکے جسکا بیان اسمیں نہ ہو۔ ترجمہ بڑی محنت سے کیا گیا ہے اور سہولت کے لئے مشکل الفاظ کا فرہنگ اور فہرست مضامین بھی ساتھ لگا دی گئی ہے

قیمت فی جلد مجلد سات روپے محصول ڈاک ۶

چرک چرک کی تصنیف کو بھی لاکھوں ہی سال کا عرصہ ہو چکا ہے تمام ویدیک زبان اس کتاب کو علم العلاج میں سند مانتے ہیں درحقیقت یہ ہے بھی ایسی ہی چیز یہ اس کے نسخے ایسے پر اثر ہیں کہ باید و شاید ویدیوگ آجتک اس کے نسخوں کا اسرار سینہ بسینہ تصور کرتے رہے ہیں لیکن ہم نے عوام کے فائدہ کے لئے اس کا لفظی ترجمہ شایع کر دیا ہے۔ اور اس ترجمہ کو عام فہم اور سلیس بنانیکی کوشش کی ہے

قیمت فی جلد مجلد سات روپے۔ محصول وغیرہ ۶

علاوہ ازیں

اشٹانگ ہردے سشرت اور چرک سے اوتر کر دوسرے درجہ پر اس گرنتھ کی مانی جاتی ہے۔ اسکا طرز بیان ایسا سلیس اور عام فہم ہے کہ ہر شخص جسے علم طب سے ذرا بھی شغف ہو اس سے بے مدد استاد پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس میں علم جراحی اور طب کا بیان پہلو بہ پہلو پڑھ کر ویدک طب کا کون شایق ہے جو لطف نہ اٹھائیگا کا عام فہم اردو ترجمہ بھی چھپ گیا ہے

قیمت فی جلد مجلد (پانچ روپے) محصول ڈاک وغیرہ ۶

ملنے کا پتہ:۔ ویدراج سردار لال مینجنگ ڈائرکٹر آریو ویدک فارمیسوٹیکل کمپنی لمیٹڈ بازار گمٹی لاہور (تار کا پتہ: رسایان لاہور)

KHUDA BAKHSH LIBRARY

سکھوں آریوں عیسائیوں میں تبلیغ اسلام کرنیوالی نور بکڈپو کی نہایت ہی مفید کتابیں!

سوانحعمری حضرت بابو نانک:- یہ اس ولی اللہ کی سوانح عمری ہے۔ جس نے آج سے چار سو سال پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر ہندو مذہب کے کل جعلی عقاید کا کھنڈن (رد) کرکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ اور اپنے حال قال سے ظاہر کر دیا کہ اس وقت اگر کوئی اس نیلگوں آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ شروع پیدائش سے لیکر تا دم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھ صاحبان کی نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں۔ کتاب کیا ہے صداقت کا آئینہ ہے۔ معرفت کا دریا روحانیت کا چشمہ اسلام کا نور۔ اس وقت اس ولی اللہ کے کروڑہا نام لیوا ہیں۔ جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں ضرورت ہے کہ اسلام اور دین کی منادی کرنے والے چند بہی خواہ اٹھیں جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو سکھوں اور آریوں میں تقسیم کر دیں۔ اس کتاب کے مفید اور عمدہ ہونیکا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ دوسرا ایڈیشن معقول اضافہ سے طبع ہوا ہے۔ قیمت مجلد ۱۴ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم۔ اس بینظیر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ "میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا۔ مجھے بہت ہی پسند آئی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔ کتاب بہت ہی دلچسپ ہے۔"

دستخط نور الدین (خلیفۃ المسیح)

علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے اس کتاب پر بہت ہی عمدہ ریویو کئے ہیں مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے ہندوستان کی روحانی تعلیم و جسمانی تمدنی۔ ملکی مجلسی حالت کا ہو بہو فوٹو۔ ویدر امائن۔ مہابھارت کا ہو بہو عکس ہے۔

قیمت فی جلد ۹ر

آریہ دھرم کا پول:- یہ وہی مختصر اور بے نظیر اور جامع کتاب ہے جو ہو بہو آریہ سماج کی کل مسلمہ اور مستند کتب کا فوٹو اور پول ہے اول ۱۹۱۱ء میں اس کا پہلا ایڈیشن چھپا اور اب پھر دوبارہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے۔ اس بینظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھکر اور کیا ہو گی کہ ایک معزز و مکرم سکھ سردار نے ۴۰۰ اپنی خرید کر اپنے دوستوں میں مفت تقسیم کی۔

قیمت فی جلد ۱ر دوستوں کو چاہیئے کہ ایسی بینظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں

جھوک مہدی والی:- پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک بے نظیر کتاب ہے۔ یہ وہ شہرہ آفاق کتاب ہے۔ جس کا چرچہ گھر گھر ہے۔ اور جس کا پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے۔ اور اب دوسرا اڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے پنجابی نظم کمال دلکش اور دل ربا ہے۔

قیمت فی جلد ۰ر

فتح مبین۔ وہ مباحثہ جو ۲۱ مارچ ۱۹۱۶ء کو لوہاں شہر میں آریہ سماج کے ایک بڑے بہاری پنڈت سے خاکسار ایڈیٹر نور کا ہوا۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے فتح مبین عطا فرمائی۔

اللہ تعالےٰ نے ہمیں اسقدر کامیابی اور نصرت عطا فرمائی کہ مباحثہ کے ختم ہونے پر عین پنڈال میں سردار بسنت سنگھ صاحب اور دیگر سکھ اور سناتن حاضرین نے باواز بلند یہ کہا کہ مسلمان جیت گئے۔ خود آریہ صاحبان نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا۔ اب یہ بے نظیر مباحثہ کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے یہ مباحثہ کیا ہے مجموعہ آریہ مذہب کی کل مسلمہ کتب کا بہترین خلاصہ ہے۔ آریہ سماج کی مسلمہ کتب سے اس امر کو آشکارا کیا گیا ہے کہ ویدک دھرم میں نجات ناممکن۔ از روئے وید گوشت خوری جائز۔ نکاح ثانی اور نیوگ کے مقابلہ کے بعد خود آریہ صاحبان کی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ ناقابل عمل۔ اور نکاح ثانی بین فطرت کے مطابق قرآن کریم سے ویدمقدس کا مقابلہ نہایت احسن طریقہ سے کر کے یہ امر اظہر من الشمس کیا گیا ہے کہ صرف قرآن کریم ہی قابل عمل ہے۔ جو بنی نوع انسان کیلئے حسنات دارین کا ذریعہ ہے۔ اگر آپ اسلام اور آریہ مذہب کا ہو بہو فوٹو دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آپ اس مباحثہ کو ضرور ملاحظہ فرمادیں اسکی طرفین کی اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو گی کہ سردار بسنت سنگھ اور دیگر غیر مسلم حاضرین مجلس نے اس امر کو باواز بلند کہدیا۔ کہ مسلمان جیت گئے۔ خود سکرٹری آریہ سماج کو یہ کہنا پڑا کہ ہمارا پنڈت جواب نہیں دے سکا ۲۲×۱۸/۴ کے ۶۰ صفحات

قیمت ۴ر

ثبوت واجب الوجود۔ ہستی باری تعالےٰ پر ایک دہریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلایل عقلی و نقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے

قیمت فی جلد ۶ر

تدبیر:- اس وہم کو ملک سے دور کرنیکے لئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ بخت تقدیر تدبیر اور توکل کو بطور نادل سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے۔ جو جملہ اعتراضات کو جو اس ادق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ بطریق فلسفیانہ حل کر کے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے۔

قیمت فی جلد ۶ر

رنگین قطعات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین پیرایہ میں چھپوایا گیا ہے۔ مومن کی نشستگاہ کے لئے اعلےٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے

قیمت فی عدد ۱ر

(مینیجر نور بکڈپو قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

KHILAFAT LIBRARY

اخبار نور قادیان

مورخہ ۳ فروری

خواجہ صاحب کی دوکان کا سائن بورڈ اور اصلی چیپ مین

مسلمان کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے حسن ظنی کا دامن پکڑنے کی کوشش کرے۔ اسی بنا پر ایک عرصہ تک ہم خواجہ صاحب کے دلایتی مشن کو سراہتے رہے مگر جب یہ معلوم ہوا کہ ہمیں سخت دھوکہ اور پردہ میں رکھا جا رہا ہے۔ اور جسے ہمیں کیسر بتلایا جا رہا ہے دراصل وہ کیسر نہیں ہے بلکہ خشک ہوئی ہوئی کامور۔ یا پسی ہوئی ہلدی کا رنگ ہے۔ جسے ہمیں سونا کہا جا رہا ہے دراصل وہ سونا نہیں ہے۔ بلکہ وہ ملمع ہے۔ اور جسے ہمیں خربوزہ بتلایا جا رہا ہے۔ دراصل وہ خربوزہ نہیں بلکہ حنظل ہے۔ اور جسے ہمیں تازہ بتازہ حلوہ بتلایا جا رہا ہے دراصل وہ حلوہ نہیں بلکہ لیئی ہے۔ اور جسے ہمیں انگور بتلایا جا رہا تھا۔ دراصل وہ انگور نہیں تھا۔ بلکہ نیم کی نبولیاں تھیں۔ اور جسے ہمیں خوش رنگ اور خوش ذایقہ آم بتلایا جا رہا تھا۔ وہ دراصل آم نہ تھا بلکہ اک کا پھل تھا۔ اور جسے ہمیں پھل شریفہ بتلایا جا رہا تھا وہ دراصل شریفہ نہ تھا۔ بلکہ خطرناک دھتورہ تھا۔ جب لارڈ ہیڈلے کو جناب خواجہ صاحب نے بزعم خود مسلمان بنایا تھا۔ تو اس وقت کس طرح لارڈ ہیڈلے کو حضرت فاروق اعظم وغیرہ کے لقب سے ملقب کر کے زمین و آسمان کے قلابے ملائے گئے۔ اور اپنی دوکان کو چمکانے کے لئے کس طرح اس کو اپنی دوکان کا صیقل شدہ سائن بورڈ بتلایا گیا۔ اور واللہ ہم سچ کہتے ہیں۔ کہ خواجہ صاحب نے اس بورڈ کو صیقل کر کے اس قدر چمکایا۔ کہ ہر ایک دیکھنے والے کی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ اور ہمیں بھی وہ صیقل شدہ سائن بورڈ اس قدر پسند آیا کہ کئی بار ہم نے بھی اس چمکتے ہوئے بورڈ پر نثر دھا اور اخلاص کے پھول چڑھائے۔ مگر آہ! ہمیں یہ کیا معلوم تھا۔ کہ دراصل یہ سب اونچی دوکان پھیکا پکوان والا معاملہ ہے۔ مگر ہماری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی کہ وہ لارڈ ہیڈلے جسے خواجہ صاحب نے بزعم خود مسلمان بنا کر تمام ہندوستان سے اسقدر خراج تحسین وصول کیا اور اس بے باکی کیساتھ لوگوں کی پاکٹیں خالی کروائی گئیں کہ اگر اس کے ۱/۱۰ حصہ سے ہندوستان میں اشاعت اسلام کا کام شروع کیا جاتا۔ تو اس وقت تک خدا کے فضل سے بہت سے ایسے برائے نام مسلمان جنکا نام رام سنگھ اور بھوپ سنگھ۔ اور جنہیں آریہ سماج بڑی آسانی کیساتھ ہضم کر رہا ہے۔ ایسے برائے نام مسلمان بہت کچھ ارتداد کے دست جفا سے بچ سکتے تھے۔ مگر مشکل تو یہ تھی کہ ہندوستان میں اشاعت اسلام کا کام شروع کرنیسے ولایت والی موج ہوا نہ تھی۔ اس وقت ہم مسلمانوں کے احساس کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ جب خواجہ صاحب نے لارڈ ہیڈلے کے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ اور لوگوں کو یقین دلایا کہ تمام یوروپ اسلام پر آمادہ ہے۔ تو ہندوستان کے مسلمانوں نے بھوکے رہکر بھی بڑی وسعت قلبی اور دریا دلی سے خواجہ صاحب فنڈ کی شکم پوری اس فراخی کیساتھ کی کہ بدہضمی تک نوبت پہونچگئی۔ اور خواجہ صاحب کے ایک ایجنٹ کو یہ لکھنا پڑا کہ ہمارے پاس اس قدر روپیہ آرہا ہے کہ جب ہم بعض اوقات اپنے ردی کاغذوں کی ٹوکریوں کو بھی دیکھتے ہیں تو اس سے بھی پوسٹل آرڈر مل جاتے ہیں۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ ہمیں خواجہ صاحب سے کوئی ذاتی گلہ نہیں۔ آپ حیران ہونگے کہ میں خواجہ صاحب کی تائید میں لکھنے سے بعض اوقات بعض دوستوں کا نشانہ ملامت بھی بنا۔ مگر میں اس وقت حسن ظنی سے یہی سمجھ رہا تھا کہ جب ایک آدمی اشاعت اسلام کا کام کر رہا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اسے دانستہ درستہ سخنے مدد نہ دیجاوے۔ مگر ہمیں کیا معلوم تھا کہ کسطرح تربوزہ کے بہانے حنظل اور شریفہ کی جگہ دھتورہ اور انگور کی جگہ نبولیاں دی جا رہی ہیں۔ آہ! اس وقت ہماری حیرانی اور حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب ہم نے اخبار "اسٹیٹسمین" میں یہ پڑھا کہ:۔

"لارڈ ہیڈلے پر جرمانہ"

جناب خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام لنڈن کے دست حق پر لارڈ ہیڈلے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ جنکو فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب لقب فاروق سے ملقب کیا گیا تھا۔ اب انہیں کے متعلق اسٹیٹسمین لکھتا ہے کہ ۱۴۔ اکتوبر کو لارڈ ہیڈلے وائرلوئیشن کے باہر سیر و تفریح میں مصروف تھے کہ مینوشی اور بدامنی کے جرم میں جوابدہی کیلئے ان کو پولیس کورٹ لنڈن میں حاضر ہونا پڑا۔ لیکن مقدمہ کی سماعت کے روز یکم نومبر کو وہ عدالت میں حاضر نہ ہوئے ان سے دریافت کیا گیا کہ وہ اس روز عدالت میں کیوں نہیں آسکے۔ اور کیوں انکی ضمانت ضبط نہ کیجائے ایک سپاہی نے بیان کیا کہ جب ان کو وائرلوئیشن سے باہر نکال دیا گیا۔ تو انہوں نے سڑک پر جا کر ایک عورت کے گلے میں اپنے ہاتھ ڈال دیئے۔ بہت سے لوگ اس جگہ جمع ہو گئے۔ جس وقت ان کو سپاہی نے گرفتار کیا۔ تو ان کے منہ سے شراب کی بو آرہی تھی۔ وہ لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ ان کا طرز انداز ثابت کرتا تھا کہ وہ کوئی شریف آدمی نہیں!

پولیس سارجنٹ نے کہا کہ لارڈ ہیڈلے کے طریق اور انداز گفتگو پر شراب کا اثر نمایاں طور پر نظر آتا تھا۔ انسپکٹر پین نے بیان کیا کہ جب انہوں نے لارڈ موصوف کو اپنے چارج میں لیا ہے تو انہوں نے راستہ میں دو مرتبہ گرنے اور گردن میں ہاتھ ڈال کر ناک کاٹنے کی کوشش کی۔ لیکن میں نے اس کو برا نہیں مانا۔ اور خیال کیا کہ محض تفریح کے

KHILAFAT LIBRARY

کے طور پر وہ ایسا کر رہے ہیں۔

جب لارڈ ہیڈلے بیان دینے کے لئے کمرہ عدالت میں داخل ہوئے تو انہوں نے حلف لینے سے انکار کر دیا۔ میں سلطنت کا رئیس ہوں۔ یہی حلف میرے لئے کافی ہے۔ میں ایک مدت تک سول انجنیئر کا کام کرتا رہا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ میں کوئی سرکاری عہدہ پر نہیں ہوں۔ ۲۰۔ اکتوبر کی شب کو میں بعض پیچیدہ معاملات پر غور کرتا رہا۔ اور جب ۳۱ کی شام کو میں سٹیشن میں داخل ہوا تو نیند کا بیحد غلبہ تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے ۳۱ اکتوبر کو محض اسٹاوٹ (ایک ہلکی قسم کی شراب) کی صرف ۲ بوتلیں پی اور ایک قہوہ کی پیالی پی تھی۔

وکیل نے سوال کیا۔ کیا تم نے کسی عورت کے گلے میں ہاتھ ڈالے تھے" لارڈ ہیڈلے" ہرگز نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو میں کسی نوجوان عورت کا بوسہ لینے کی کوشش کرتا۔ میں ایسا بارہا کر چکا ہوں۔ نہ کہ بوڑھی عورت کا بوسہ لیتا۔ جیسا اس سیاہی نے بیان کیا ہے یہ تو بالکل مضحکہ انگیز ہے۔ مجسٹریٹ نے لارڈ موصوف پر ۱۰ شلنگ جرمانہ کیا۔ لیکن انہوں نے اپیل کا ارادہ کیا ہے"

اب حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ اگر اس قدر روپیہ خرچ کر کے شرابی اور بدچلن مسلمان ہی بنانے ہیں۔ تو کیا بغیر روپیہ خرچ کرنے کے ہندوستان میں ایسے مسلمانوں کی کمی ہے۔ اس بات کے لئے سات سمندر پار جا کر لوگوں کو سبز باغات دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر اشاعت اسلام شرابی اور بدچلن مسلمان ہی بنانے کا نام ہے۔ تو ایسی اشاعت اسلام دنیا میں کثرت سے ہو رہی ہے۔ ایسی اشاعت اسلام پر روپیہ پانی کی طرح بہانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کسقدر رنج اور اندوہ کا مقام ہے۔ کہ ہندوستان میں بعض حصص میں کثرت کیساتھ ایسے مسلمان پاؤ گے۔ جنکا نام رام سنگھ اور فتح سنگھ ہے۔ اور جو کھلم کھلا شرابیں پیتے ہیں۔ ایسے برائے نام مسلمان کو آپ اور سکھ لوگ ہڑپ کر رہے ہیں۔ مگر ہم ان واقعات بینات سے آنکھیں موند کر ولایت کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اگر ولایت میں واقعی دیندار اور نیک اور حقیقی معنوں میں مسلمان بنتے تو بھی ہم سمجھتے خیر! مگر مسلمان بھی بنتے ہیں تو شرابی اور بدچلن مسلمان!۔

۳۔ دسمبر ۱۹۱۳ء کا ذکر ہے کہ جب صدر انجمن کے بورڈ پر خواجہ صاحب کا عنصر نمایاں تھا۔ اس وقت میں نے اس عنصر کو مخاطب کر کے ایک مضمون لکھا تھا۔ جسکا کچھ حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"یہ آنکھوں دیکھی بات ہے۔ اور جسکا دل چاہے وہ بیشک راجپوتانہ کے علاقہ میں جا کر یہ نظارہ دیکھ لے۔ کہ وہاں لاکھوں مسلمان ایسے ملیں گے۔ جو اپنے آپ کو کہتے تو مسلمان ہیں مگر نام پوچھو تو کسی کا نام بھوپ سنگھ اور کسی کا نام رام سنگھ اس علاقہ کے ایک مسلمان افسر مال نے مجھے یہ بات بتلائی کہ ایک عید پر باہر دیہات میں مسلمانوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ ایک پارٹی تو یہ کہتی تھی کہ ہم مولوی جیکے پیچھے عید کی نماز پڑھینگے۔ مگر دوسری پارٹی اس بات پر زور دیتی تھی کہ نہیں ہم تو اپنے پنڈت جیکے پیچھے نماز پڑھینگے۔ وقت آیا تو ایک گروہ نے مولوی کو امام بنایا اور دوسرے نے پنڈت کو۔ آہ! کیسا دردناک اور ایک دردمند مسلمان کو رلا دینے والا نظارہ کیسا دل کو چونکا دینے والا واقعہ ہے۔ مگر بہت ہی کم لوگ ہوں گے جن کے دل اپنے بھائیوں کی اس قابل رحم حالت کو دیکھکر پگلتے ہوں ورنہ اس کان سے سنا اور اس کان سے نکالدیا اور تھوڑی دیر کیلئے کن رس سے خط اٹھالیا

آہ! پچھلے چند سالوں میں ایسے مسلمانوں کے گاؤں کے گاؤں دائرہ اسلام سے منحرف ہو کر ارتداد کے گڑھے میں چلے گئے۔ مگر کیا مجال کہ ہمارے احساس اس طرح سے مس ہو جائیں۔ ورنہ سنا اور رسمی افسوس کر دیا۔ چلو فرض ادا ہو گیا۔ نہ ہائے نہ کہائے کہائے۔ ہمارے احباب نے لنڈن میں اپنے [illegible]

لوگوں کو صراط مستقیم کیطرف لاوے۔ مگر ابھی تک ہمارے احباب نے ہندوستان کی قابل رحم اور برائے نام مسلمانوں کو مسلمان بنانے کے لئے بہت ہی کم توجہ کی ہے ؎

گل پھینکتے ہیں اوروں کیطرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بجز سخا کچھ تو ادھر بھی

پچھلے دنوں مجھے راجپوتانہ کے ایک علاقہ میں ایک زمیندار سے بات چیت کرنیکا موقعہ ملا۔ اسکی وضع قطع دیکھ کر میں نے یہ سوال کیا کہ آپ ہندو ہیں یا مسلمان؟ اس نے یہ جواب دیا کہ مسلمان!۔ جس سے مجھے بات چیت کرنیکا اور بھی حوصلہ بڑھا۔ پھر میں نے نام پوچھا تو جواب ملا کہ بھوپ سنگھ!۔ یہ سنکر میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ ہیں!!! مسلمان؟ اور بھوپ سنگھ! سمجھ سے باہر۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ بھوپ سنگھ تو مسلمانوں کا نام نہیں؟ یہ تو ہندوؤں کا ہے؟۔ مسلمانوں کا تو محمد عبداللہ۔ عبدالرحمن۔ عبدالرحیم! وغیرہ وغیرہ ہوتے ہیں۔ تو پھر اس نے جواب دیا۔ کہ راجپوتانہ میں مسلمانوں کے نام ایسے ہی ہوتے ہیں! پھر میں نے دریافت کیا کہ کیا تم لوگ شراب تو نہیں پیتے؟۔ تو جواب ملا کہ ہاں ہم لوگ شراب کا استعمال خوب کرتے ہیں۔ میں نے اسے سمجھایا کہ شراب کا پینا اسلام میں سخت منع اور گناہ ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہوا ہے کہ شراب کا پینا منع نہیں مگر پی کر بے افعال کا ارتکاب گناہ ہے۔ یہ سنکر میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ اور میری حیرت اور تعجب کی کوئی حد نہ رہی ؎

دل میں ایک درد اٹھا آنکھوں میں آنسوں بھر آئے

میں نے اسے اپنی طاقت کے موافق بہت کچھ نصیحتیں کیں۔ اور اسلامی تعلیم سے اسے اجمالی طور سے آگاہ کیا۔ تو اس بوڑھے زمیندار نے یہ کہا کہ ہمارے گانوں میں اس سے پہلے ایسی آوازیں کبھی نہیں پہونچیں۔ اور نہ ہی کوئی مولوی اس جگہ وعظ کرنے کے لئے آتا ہے۔ اس لئے ہم اسلام سے

واقف کس طرح ہوں؟ ہمارا کیا قصور۔ یہ ہوشربا کلمہ سنکر میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ کہ ہندوستان میں ضیاء الاسلام۔ کوئی حمایت الاسلام۔ اور کوئی اشاعت الاسلام کا دم بھرنے والی انجمنیں تو بہت ہیں۔ مگر کسی سے اتنا نہیں ہوسکتا۔ کہ چند واعظ مقرر کردے۔ جو یہاں راجپوتانہ آکر تبلیغ کے ذریعہ مسلمانوں کو مسلمان بنائیں۔

ہم دوسروں پر کیوں افسوس کریں۔ ہمیں سب سے پہلے تو اپنی ہی حالت پر رونا آتا ہے کہ ہم نے ایک نہیں دو برگزیدوں کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر دنیا پر دین کو مقدم کرنے کا عہد کیا۔ اور اس زمانہ جب کہ دوسرے لوگ دین کو چھوڑ دنیا کے پیچھے دیوانہ وار دوڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے دین کی خدمت اور اشاعت اسلام کا مبارک اور اہم کام ہمارے سر رکھا اور فتوحات کے لئے ہمارے واسطے میدان صاف کر دیا اے احمدیو! اپنے دلوں کو ٹٹولو۔ اور اس کا جواب دو۔ تم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا؟ اس کی کیا قدر کی؟ اشاعت اسلام کے لئے کسقدر ٹریکٹ لکھکر لوگوں میں تقسیم کئے۔ صدر انجمن احمدیہ کے اراکین ذرا ٹھنڈے دل سے مجھے اس کا جواب دیں۔ کہ انہوں نے اشاعت اسلام کے لئے کتنے واعظ مقرر کئے؟ کتنوں کو راجپوتانہ وغیرہ بھیجکر مسلمانوں کو آریہ وغیرہ ہونیسے بچایا۔ ذرا اپنے دلوں کو ٹٹولو؟ اور خدا کے لئے اس کا جواب دو؟

اگر یہ کہا جاوے کہ گنجائش نہیں۔ روپیہ نہیں واعظین کہاں سے رکھے جاویں۔ پیارو جب عالیشان محل اور عمارتیں بنانے کے لئے ہزار نہیں دس ہزار نہیں۔ بلکہ لاکھوں روپیہ جمع ہوسکتا ہے۔ تو کیا اشاعت اسلام کے لئے پندرہ اور بیس بیس روپیہ ماہوار کے دو چار واعظ پیدا نہیں ہوسکتے؟ جنکا ماہانہ خرچ شتر اسی روپیہ سے زیادہ نہیں پڑتا۔ خدا کے لئے ذرا اس کا جواب دو؟ ہوسکتا ہے کہ زیادہ مصروفیت کی وجہ سے انجمن کے نوٹس میں یہ کبھی [illegible]

نہ آئے ہوں۔ ورنہ یہ ناممکن ہے کہ وہ ذمہ دار آرگنیزیشن جس نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہو۔ اس کے سامنے یہ اشاعت اسلام کا اہم سوال آئے اور وہ اس پر توجہ نہ فرمائے؟

پیارو! اگر اسلام کی اشاعت بڑی بڑی عمارتیں بنانے کا ہی نام ہے۔ تو دوستو اس اشاعت اسلام میں تو آریہ سکھ وغیرہ ہم سے بہت ہی بڑھے ہوئے ہیں۔ اور اس دوڑ میں ان کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہونے کے لئے شاید کچھ مدت درکار ہو۔

دوستو! یہ یاد رکھو کہ اسلام کا حامی و ناصر تو خدا ہے اگر ہم اشاعت اسلام کیلئے تیار نہیں تو اللہ تعالےٰ کوئی اور گروہ لے آئیگا۔ مگر یاد رکھو ہم اللہ تعالےٰ کے جوار رحمت سے دور ہو جاوینگے۔

اس وقت اشاعت اسلام کی بہت ضرورت ہے اگر ہم لاکھہ روپیہ عمارتوں کے لئے فراہم کرسکتے ہیں۔ تو کیا دو یا چار ہزار روپیہ تبلیغ اسلام کے لئے واعظوں کے واسطے مہیا نہیں کرسکتے؟ ضرور بشرطیکہ خیال ہو ہم عمارتوں کے بنانے کو نہیں برا سمجھتے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ مقدم کونسا کام ہے۔ ان لوگوں کو راہ راست پر لانا جو باوجود مسلمان کہلانے کے اپنے نام رام سنگھ بھوپ سنگھ رکھتے ہیں۔ اور جنہیں ہماری ہمسایہ قوم جنیو اور چوٹی وغیرہ رکھوا رہی ہے۔ یا بڑی بڑی عالیشان عمارتوں کا کھڑا کرنا۔ جب لڑکے کچے کمروں میں بیٹھکر پڑھتے تھے اس وقت بھی اتنے ہی پاس ہوتے تھے اور جب لاکھہ ڈیڑھ لاکھہ روپیہ کی عالیشان عمارت میں بیٹھکر پڑھتے ہیں اس وقت بھی اتنے ہی پاس ہوتے ہیں نتیجہ کے لحاظ سے تو کوئی اتنا بڑا فرق نہیں پاتے؟ مگر وہ عظیم الشان کام جس کام کے لئے اللہ تعالےٰ نے محض اپنے افضل و کرم سے ہمیں منتخب کیا تھا۔ اس میں تاخیر ہوگی میری دل و جان سے دعا ہے کہ ہم اپنے حقیقی فرض کو پہچانیں۔ اور وہ عظیم الشان کام جس کا جوا ہمارے کاندھوں پر رکھا ہوا ہے اسے بہ احسن وجوہ پورا کرکے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کریں؟

یہ مضمون جو ۳ دسمبر ۱۹۱۳ء کا لکھا ہوا ہے۔ جبکہ صدر انجمن احمدیہ کے بورڈ پر جناب خواجہ صاحب کا عنصر نمایاں نمایاں تھا۔ اس وقت ہمیں کیا جواب ملا۔ یہ کوشش کی گئی۔ کہ سب اخبارات بند کئے جائیں۔ اور اسکی بجائے صرف صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ایک اخبار نکلا جاوے۔ تاکہ نہ کوئی اور اخبار ہوگا۔ اور نہ وہ لوگوں کو ان کے فرض کے متعلق بیدار کرے گا۔ اور نہ ہی ہمپر کوئی حرف آئیگا۔ مگر شکر کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے اس بات کو بہت ہی برا منایا۔ جب میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کی خدمت میں اس وقت کی صدر انجمن کے یہ خیالات رکھے۔ تو حضرت نے فرمایا۔ کہ یہ جمہوریت کا مزا ہے۔ اس قسم کی۔ اور ایسی باتیں دن رات ہزاروں چلا کرتی ہیں۔ تم ایسی باتوں کو گوش مشتر سے زیادہ نہ سمجھو۔

KHILAFAT LIBRARY

ایک نئی تحقیقات

میرے عزیز بھائی منشی غلام نبی صاحب نے مذکورہ بالا عنوان سے ۲۶ صفحات کا رسالہ لکھا ہے۔ رسالہ کیا ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ بائبل اور قرآن مجید کی لطیف تعلیم کا، نہایت ہی لطیف پیرایہ میں موازنہ کیا گیا ہے۔ تو یہ بے جا نہ ہوگا میرے عزیز بھائی کی قلم میں زور اور دماغ میں قوت ہے۔ اس مختصر سے رسالہ میں۔ بائبل میں انبیائے کرام پر جو الزامات لگائے ہیں۔ از روئے قرآن مجید نہایت احسن طریقہ سے اسکی تردید کی گئی ہے۔ گویا یہ مختصر سا رسالہ قرآن مجید اور بائبل کا لطیف موازنہ اور مقابلہ ہے۔ ضرورت ہے کہ دوست اسکی بہت سی کاپیاں خرید فرما کر میسج صاحبان میں مفت تقسیم کریں قیمت صرف ایک روپیہ کی ۱۲

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کے سوال کو بھول گئے

خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ✱

چٹھیاں لکھی جا رہی ہیں اگر کسی دوست کو اپنے پتہ میں اصلاح مطلوب ہو تو جلد اطلاع دیں۔ منیجر

مسلمانوں کا اثر ہندوستان کی تہذیب پر

KHILAFAT LIBRARY

آج خواہ دوسرے متعصب لوگ مسلمانوں کے جور و ظلم کی داستانیں فرضی بیان کرکے ہندو اور مسلمانوں میں دشمنی اور عداوت کی کوشش کریں۔ خواہ زبان کے مسئلہ کو متعصبانہ جذبات کے ساتھ پیش کیا جاوے۔ لیکن درحقیقت دنیا میں سوائے مسلمانوں کے کوئی قوم مثال میں پیش نہیں کی جاسکتی۔ کہ جس نے مفتوح قوم کو دزارت اور سپرلاری کے عہدے عطا کئے ہوں۔

ہم اس وقت پولیٹیکل حصہ پر بحث نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں نے ہندوستان کو کس درجہ سوشیل فوایہ پہنچائے۔ جسٹس رانا ڈی متوفی نے اگرچہ لکھنؤ کے اجلاس سوشیل کانفرنس میں مسلمانوں کے احسانات کا کسی قدر اعتراف کیا تھا۔ لیکن ہم کسی کے اعتراف یا انکار سے قطع نظر کرتے ہیں۔ بلکہ خود اس ملک کے باشندوں کی گذشتہ اور موجودہ حالت کو نظیر میں پیش کرتے ہیں۔ یہاں کے باشندے عورت و مرد ننگے پاؤں رہتے تھے۔ صرف ایک دھوتی یا ساڑی باندھتے اور اسی کو اوڑھتے۔ ننگے سر رہتے۔ پتوں میں کھانا کھاتے۔ لیکن مسلمانوں کے دوستانہ برتاؤ اور باہمی محبت کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ پاؤں میں جوتا۔ ٹانگوں میں پاجامہ۔ بدن پر انگرکھا۔ چغہ۔ سر پر پگڑی۔ کا استعمال کرنے لگے۔ چنانچہ جس حصہ ملک میں مسلمانوں کی حکومت زیادہ پائدار اور زیادہ مدت تک رہی۔ وہاں کے ہندوؤں کے لباس کا مقابلہ اس حصہ ملک سے کرنا چاہیئے۔ جہاں مسلمانوں کی حکومت کا اثر نہیں پہونچا۔ یا بہت کم پہونچا۔ شمالی ہندوستان کے ہنود کا مقابلہ کرو بنگال کے ہنود سے بنگال کے ہنود کا مقابلہ کرو مدراس کے ہنود سے۔ تو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ شمالی ہندوستان کے ہنود کے لباس میں ہر قسم کی شائستگی ہے۔ بنگال میں اس سے کم ہے۔ لیکن مدراس کے ہندوؤں کے لباس میں بہت زیادہ جھلک دو ہزار برس پہلے کی موجود ہے ننگے پاؤں۔ ننگے سر۔ سر پر ایک بڑی سی چوٹیا۔ مرد ایک لنگی باندھے ہوئے۔ اور عورت صرف ساڑھی پہنے ہوئے جو نصف بدن کی کفایت کرتی ہے جو زیادہ مہذب ہیں اعلےٰ تعلیم یافتہ شریف اور ذی الوقعت ہیں ان کے مرد جوتہ پہنتے اور پگڑی باندھتے ہیں۔ اور ایک اونچا کوٹ پہنتے ہیں۔ عورتیں بھی آستیں اور مرزائی پہنتی ہیں۔ لیکن بہت کم مدراس کے دیسی عیسائیوں کی حالت بھی قابل توجہ ہے۔ ان کے لباس میں بھی مثل شمالی ہندوستان کے دیسی عیسائیوں کی سی بات نہیں پائی جاتی۔ برخلاف اس کے مدراس کے شریف مسلمانوں کا لباس نہایت شائستہ ہے لیکن ادنےٰ درجہ کے مسلمان جو نومسلم ہیں۔ ان کے لباس میں کسی قدر وحشت اب بھی موجود ہے۔ تاہم ان کا لباس بھی نسبتاً بہتر ہے۔ آخر یہ بین فرق کیوں ہے؟ صرف اس وجہ سے کہ مدراس میں مسلمانوں کا اس قدر گہرا اثر نہیں ہوا جیسا کہ شمالی ہندوستان میں اور بنگال میں ہوا۔

مسلمانوں کے آنے سے پہلے شودر قومیں بہت حقیر اور نہایت ذلیل سمجھی جاتی تھیں۔ برہمنوں کو ہر طرح حکمی برتری حاصل تھی۔ شودر قوموں کا درجہ گویا انسانوں سے کمتر سمجھا جاتا تھا۔ مسلمانوں کی حکومت کا اثر تھا کہ شودر اقوام کے ساتھ جبر و ظلم کا برتاؤ موقوف ہوا۔ اور ان کو آزادی ملی شاید اعتراض ہو۔ کہ اس کا ثبوت کیا ہے کہ ہندوستان کی شودر اقوام کی موجودہ حالت مسلمانوں کے اثر کا نتیجہ ہے اس کے ثبوت میں ہم ریاست کوچین کی موجودہ حالت درج ذیل کرتے ہیں۔ یہ حالت نہ کسی مسلمانی اخبار سے نقل کی جاتی ہے اور نہ انگریزی اخبارات سے۔ بلکہ ایک ہندوستانی اخبار سے جسکا ایڈیٹر ایک پرجوش ہندو ہے اخبار مذکور کوچین میں مذہبی تعصب کے عنوان سے لکھتا ہے "کوچین کی دیسی ریاست میں ابھی وہ تعصب غیر براہمن ذاتوں سے برتا جاتا ہے۔ جو شاید تین سو برس پیشتر مدراس کے اضلاع میں برتا جاتا تھا۔ تعصب مذہبی برہمنو کا شودروں سے اسقدر بڑھا ہوا ہے۔ کہ برہمن جس سڑک سے گذرتے ہیں۔ اسپر شودر نہیں گذرنے پاتے۔ شودر نکلتے وقت پابند ہے کہ آواز دے۔ اور شودر کسی گلی میں منہ چھپا کر کھڑا ہو جائے۔ اور اگر عدول حکمی کرے۔ تو گالیاں کھاوے۔ جس ملک میں باہم بنی نوع انسان سے ایسا برتاؤ ہو۔ اس کے ادبار کے اسباب تلاش کرنا فضول ہے۔ اخبارات امید ظاہر کرتے ہیں کہ مہاراجہ صاحب کے مشیران کو اس طرف راغب کرینگے۔

اگرچہ پہلے کی نسبت اب وہاں بہت ہی اصلاح کی گئی ہے مگر تاہم اب بھی بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہے۔

آجکل کے زمانہ میں اس قسم کا برتاؤ ادنےٰ اقوام کیساتھ ہوتا ہے تو حیرت کا کون سا مقام ہے کہ عیسائیوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ گروہ کے گروہ عیسائی ہوتے جاتے ہیں۔"

افسوس کہ جو نفع مسلمانوں نے اس ملک کو پہونچایا۔ اس سے انکار کرکے اگر کسی شخص واحد نے کوئی ظلم کیا تو اسی کو شد و مد سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ اکثر فرضی داستانیں مسلمانوں کے ظلم و جبر کی تصنیف کی گئی ہیں۔ جسکا نتیجہ دونوں قوموں کے باہمی تفرقہ کا باعث ہے۔

آج زبان کا مسئلہ پیش ہے۔ مدراس میں جہاں مسلمانوں کا زیادہ تر اثر نہیں ہوا۔ بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ چنانچہ چند چھوٹی چھوٹی زبانوں کے علاوہ گورنمنٹ کو بھی چھ سات زبانیں تسلیم کرنی پڑتی ہیں۔ مختلف اضلاع کی مختلف زبانوں میں دفتر ہیں۔ لیکن شمالی ہندوستان میں ایک زبان رائج ہوگئی ہے۔ جو اپنی فصاحت اپنی وسعت کے اعتبار سے ہندوستان کی تمام زبانوں سے زیادہ عمدہ ہے۔ لیکن ہندوستان کی یہ بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے۔ کہ اس اردو کو مٹا کر غیر معروف زبانوں کو رائج کرنیکی کوشش ہو رہی ہے۔ اور مدعیان ہمدردی ملک اس کوشش میں ہیں کہ ایسا انڈیا کی زبانوں کو ایک سو برس پیچھے کھینچ کر لے جائیں۔ صرف اس وجہ سے کہ اردو مسلمانوں کی سوشل حالت اور ہندو مسلمانوں کے باہمی میل جول کی یادگار ہے لیکن مزے کی بات تو جب ہو کہ مسلمانوں کے آنے سے قبل ہندوستان کی جو سوشل حالت تھی اور جسکی کسی قدر نظیر ریاست کوچین میں موجود ہے۔ اسی تہذیب و شائستگی کو پھر جاری کیا جاوے۔ کیونکہ زبان اور شائستگی ساتھ ساتھ ترقی کرتی ہے۔"

ہندوؤں کے قدیم حالات پڑھنے کیلئے ایڈیٹر نور کی معرکۃ الاراء تصنیف "قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم" نہایت ہی عمدہ کتاب ہے۔ اس بےنظیر کتاب کے متعلق اپنے وقت کے سب سے زیادہ بصیر انسان حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح جو ویدوں کے بھی عالم تھے نے فرمایا۔ میں نے قدیم ہندوستان کی روحانی

ایک آریہ اور مسلمان کی دلچسپ گفتگو!

گذشتہ سے پیوستہ

KHILAFAT LIBRARY

محمد حسین۔ (مسکرا کر) "مائی ڈیر برادر! پھر ذرا اور سنئے گا:۔ سوامی جی مہاراج ستیارتھ پرکاش کے ۵۷ صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ نیک بخت اور مذہبی آریہ کو سندھیا اور اوپاسن اور پانچ مہایگیہ کا ادا کرنا ایسا ہی ضروری فرض ہے۔ جیسا سانس پر سانس لینا ضروری ہے اور جو سندھیا اور اوپاسن وغیرہ مذکورہ بالا طرز سے نہیں کرتا وہ آریہ نہیں بلکہ شودر ہے۔"

بشمبر دیال "میں سخت حیران ہوں کہ آپ یونہی اعتراض پر اعتراض کئے جا رہے ہیں۔ کیا آپ کے مذہب میں نہیں لکھا کہ پانچ وقت نماز پڑھنی چاہیئے۔ اور جو پانچ وقت نماز نہیں پڑھتا وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے۔ اب آپ نے کافر کہہ لیا۔ ہم نے شودر کہہ لیا۔ بات تو ایک ہی ہے۔"

عبدالرحمن "نہ بھائی صاحب یہاں کہنے کہلانے کا سوال نہیں۔ صرف عمل کا سوال ہے۔ آپ ہمارے سکول میں پڑھتے رہے ہیں۔ آپ کو تو اچھی طرح معلوم ہوگا۔ کہ ہم لوگ پانچ وقت کی نماز کے کیسے پابند ہیں؟ مگر دھرم کی کمیٹو کیا آریہ صاحبان بھی سندھیا اور اوپاسن اور پانچ مہایگیہ اسی طرح کرتے ہیں؟"

بشمبر دیال (دل ہی دل میں ایڈیٹر نور کو برا بھلا کہہ کر) "میں تو پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ اگر ہم لوگ ان احکام پر عمل نہیں کرتے تو یہ ہمارا قصور ہے۔ اس سے آریہ دھرم پر کیا اعتراض آسکتا ہے۔"

عبدالرحمن (نور کے ورق کو الٹا کر) پھر سوامی جی ستیارتھ پرکاش کے ۱۲۷ صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جو بطریق اسندھیا اوپاسن وغیرہ نہیں کرتا۔ اور ۶ سال کے اندر اندر چار ویدوں کو ختم نہیں کرتا۔ اس کو گھر سے نکال کر شودر کے گھر بھیج دینا چاہیئے۔"

بشمبر دیال (دانتوں میں زبان دبا کر ہائے نور کے ایڈیٹر) آپ نے پھر وہی سوال پیش کر دیا۔ کیا تمہارے مذہب میں یہ نہیں لکھا۔ کہ ہر ایک مسلمان کو قرآن شریف پڑھنا چاہیئے۔ اسی طرح ہمارے رشی جی نے یہ حکم دیدیا کہ ہر ایک آریہ کو چھ سال کے اندر اندر ویدوں کو ختم کرنا چاہیئے۔ یہ بات تو ہمارے مذہب کی خوبی کو ظاہر کرتی ہے نہ کہ کمزوری کو۔"

عبدالرحمن "بھائی جی آپ طیش میں نہ آویں۔ اگر مسلمانوں کے ہاں یہ لکھا ہے کہ ہر ایک مسلمان کو قرآن شریف پڑھنا چاہیئے۔ تو مسلمان تو اکثرت سے اس پر عمل کرتے ہیں۔ آپ بھی تو ہمارے سکول میں پڑھتے رہے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ علی الصباح اٹھکر کل اساتذہ معہ تلامذہ کے قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور قرآن شریف کی تلاوت کے بعد کوئی دوسرا کام کرتے اور پھر اس کے علاوہ کوئی نصف درجن کے قریب تو خاص ہمارے سکول میں قرآن شریف کے حافظ ہی ہیں آپ کوئی ایسے نمونے دکھلا سکتے ہیں۔ اور تو اور کیا آپ نے کبھی ویدوں کی شکل بھی دیکھی ہے۔ للہ کہنا خدا لگتی!"

بشمبر دیال (کڑوا گھونٹ پیکر) اگر آریہ لوگ سوامی جی کی ہدایت کے مطابق ویدوں کو معہ ان کے انگوں کے چھ سال میں نہیں پڑھتے تو یہ انکی اپنی کمزوری ہے ناکہ ہمارے مذہب کی۔"

عبدالرحمن "کیا آپ ازراہ عنایت بتلا سکتے ہیں کہ اس ہندوستان میں کوئی چار ویدوں کا عالم اور فاضل ہے؟"

بشمبر دیال:۔ اس وقت شاید کوئی نہ ہو۔"

عبدالرحمن:۔ "تو پھر بقول سوامی جی کے جو آریہ ویدوں کو نہیں پڑھتے وہ شودر ہوئے؟ تو کیا؟ آپ مجھے شودر بنانا چاہتے ہیں۔ بہتر ہے کہ پہلے آپ خود آریہ بنیں پھر دوسروں کو اسکی دعوت دیں۔"

بشمبر دیال:۔ مگر گھبرانے کی بات نہیں گورو کل میں ہمارے برہمچاری دیدیڑھ رہے ہیں چھ سال کے بعد دیکھنا کہ بھارت ورش کے ہر ایک کونہ پر ویدک جھنڈا لہراتا نظر آئے گا۔"

عبدالرحمن:۔ پنڈت جی معاف رکھیئے گا۔ کیا آپ نے کسولی والے گوبند رام کے گورو کل کے متعلق گیارہ اعتراضوں کو پڑھا ہے۔ کیونکہ وہ ایک مدت تک گورو کل میں رہ چکا ہے اس لئے اسے گورو کل کے حالات سے اچھی طرح آگاہی ہے۔ دیکھا اس نے گورو کل کو کسطرح اصلی روپ میں ظاہر کیا ہے۔"

بشمبر دیال:۔ تو پھر کیا آپ نے ان گیارہ سوالوں کے جواب میں جو ہمارا منشی رام نے پرکاش کے صلہ کے ضمیمہ پر دیئے ہوئے پڑھے ہیں۔"

عبدالرحمن:۔ "ہمیں تو علم ہی نہیں یہ ضمیمہ کب شائع ہوا۔"

بشمبر دیال:۔ ہاں اس ضمیمہ کے اخفا کے لئے سخت تاکید کی گئی تھی۔ صرف خاص خاص آریوں کے علاوہ اور کسی کو نہیں بھیجا گیا (الحمد للہ کہ وہ ضمیمہ ایڈیٹر نور نے حاصل کر لیا اور وہ اس وقت ایڈیٹر نور کے پاس ہے۔"

عبدالرحمن:۔ "خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ اب ذرا اور سنئے گا۔ سوامی جی مہاراج ستیارتھ پرکاش کے صلہ ۵۲) پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایماندار اور نیک آریہ کو چار سو سال کی عمر بھوگ کر مرنا چاہیئے۔ مگر سوامی دیانند جی مہاراج باوجود برہمچاری رہنے کے بھی چار سو سال کی عمر حاصل نہ کر سکے۔ صرف ۵۰ سال کی عمر میں ہی سفید پوش ہو کر راہی عالم بقا ہوئے۔ حالانکہ چار سو سال کی عمر والے کو تو ۷۰ سال میں داڑھی بھی نہیں آنی چاہیئے تھی۔"

بشمبر دیال (جھینپا سا ہو کر) دراصل سوامی جی کو کسی نابکار نے زہر دیدیا تھا۔ اس لئے وہ ۷۰ سال کی عمر میں ہی پرلوک کو سدھار گئے۔ ورنہ وہ ضرور چار سو سال کی عمر حاصل کرتے۔"

عبدالرحمن:۔ تو کیا اس وقت کوئی بھی نیک اور باکمال آریہ نہیں۔ اگر پورا باکمال نہیں تو کم از کم آپ کوئی ۲۰۰ سال کی عمر والا نصف کمال والا آریہ ہی دکھلا دیں۔"

بشمبر دیال :۔ "اگر کوئی آریہ ۸۴ سال کا برہمچریہ رکھے تو وہ ضرور ۴۰۰ سو سال کی عمر حاصل کر سکتا ہے۔ اس میں اعتراض ہی کونسا ہے۔ اگر ہم عمل نہیں کرتے تو یہ ہمارا اپنا قصور ہے۔"

عبدالرحمن۔ "تو کیا مذہب صرف زبانی جمع خرچ پر ہی موقوف ہے عمل کیلئے نہیں؟"

بشمبر دیال (سخت نادم ہو کر) "وہ سورج کی کرنوں میں بہت زیادہ تیزی آگئی ہے بہتر ہے کہ یا تو ہم گھنے سایہ دار درختوں کے نیچے بیٹھ جاویں یا واپس گھر کو لوٹیں"

عبدالرحمن (بشمبر دیال کو سخت پریشان دیکھکر) "بہتر تو یہ اب گھر کو ہی چلنا چاہیئے۔"

بشمبر دیال "خواہ آپ مانیں یا نہ مانیں مگر واقعات پکار پکار کر اسبات کی گواہی دے رہے ہیں۔ کہ جیسی رحمدلی اور ہمدردی کی تعلیم آریہ دھرم میں پائی جاتی ہے۔ آپ کے مذہب میں اس کا پاسنگ بھی نہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں اس کے متعدد ثبوت دینے کے لئے طیار ہوں۔"

عبدالرحمن "بہت اچھا۔ اس کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ میں کسی دوسرے وقت پر بات چیت کرونگا۔ اب آداب عرض!

مجھے اس نزدیک والے گاؤں میں کچھ کام ہے۔ اس لئے میں اس طرف کو جاتا ہوں۔

اچھا رخصت!۔

آریہ دھرم کا پول۔ آریہ دھرم سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے سب سے بہترین کتاب ہے قیمت ۱۰ر

فتح مبین۔ اس کتاب میں اسلام اور آریہ دھرم کا مقابلہ نہایت ہی احسن طریقہ سے کیا گیا ہے قیمت ۴ر

بھارت برکش۔ یہ وہ کتاب ہے جسکے سامنے مہاشہ دھرمپال کو بھی سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ آریہ سماج کے لئے نہایت عمدہ کتاب ہے قیمت ۸ر

یہ سب کتابیں نور قادیان ضلع گورداسپور سے مل سکتی ہیں۔

کیا یہ رحمدلی ہے

KHILAFAT LIBRARY

ابتدا سرما کی رات ہے۔ اور خزاں کا موسم۔ ۹ بجے سے زیادہ رات گئی ہوگی۔ تارے کھلے ہوئے ہیں۔ اور تین چار روز کا چاند آسمان کے مغربی کونہ سے ذرا بلند پر چمک رہا ہے۔ ہم جس مقام کا حال بیان کر رہے ہیں وہاں اس وقت عجیب کیفیت ہے۔ مغرب کیطرف جدھر چاند کا گورا چہرہ نظر آرہا ہے۔ وہاں درختوں کے جھنڈ کے نزدیک ایک مختصر سا مکان ہے۔ جس جگہ قدرت نے سفید رنگ کی اجلی چادر بچھا دی ہے۔ جو ہر وقت بچھی رہتی ہے۔ اور کبھی میلی نہیں ہوتی۔ خصوصاً اس وقت چاند کی دھیمی روشنی میں قدرتی بنجر کے ہاتھ کا دھویا ہوا فرش کچھ ایسے روپ میں نظر آتا ہے کہ دیکھتے ہی دل بے اختیار ہو جاتا ہے۔ سوائے مغرب کے اور طرف درختوں کے جھنڈ کے جھنڈ کھڑے ہیں۔ جو فصل خزاں کے زبردست ہاتھ سے برہنہ ہو چکے ہیں۔ اور اپنی پژمردہ اور بے روپ ٹہنیاں آزاد جنگلی طیور کے شب بسر کرنے کے لئے پھیلائے ہوئے ہیں۔ بعض درخت تو اس قدر برہنہ ہو چکے ہیں۔ اور پھر چاند کی بھینی بھینی روشنی سے انہیں کچھ ایسا روپ آگیا ہے۔ جن کو دیکھ کر یہ شبہ گزرتا ہے کہ ضعیف العمر جوگی آبادی سے بیزار ہو کر اس کانت میں بھبوت رمائے پربھو کے گیت گا رہے ہیں۔ مگر بعض درخت اپنی سیاہ اور ڈراونی صورت سے اس سنسان سین میں مسافر کے لئے دہشت اور خوف کا نمونہ دکھا رہے ہیں۔ جنکی جڑوں پر ہوا نے سوکھے اور خشک پتے لاکر بچھا دیئے ہیں۔ اس موسم کی ہوا معمولاً تیز چلتی ہے اور اس کی خاصیت ہے کہ اس موسم کی ہوا چلنے سے ہر چیز پر ایک افسردگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت بھی ہوا کے جھونکے بڑے زور سے چل رہے ہیں۔ افسردگی کے اثار تو رات کے پردے میں چھپے ہوئے ہی ہوتے ہیں۔ مگر ہاں سوکھے پتوں کے کھڑکھڑانے سے ہر طرف کی کرخت آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ ایسے وحشت انگیز مقام میں خصوصاً اس وقت سناٹا ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن نہیں اس مختصر مکان میں لیمپ جل رہا ہے اور دو آدمی نہایت زور سے بول رہے۔ آؤ بھلا آگے بڑھ کر دیکھیں کہ یہ کون شخص ہیں۔ اوہ یہ تو ہمارے وہی پورانے دوست۔ میاں عبدالرحمن اور پنڈت بشمبر دیال ہیں۔ بھلا سنیں تو سہی یہ کیا باتیں کر رہے ہیں:۔

بشمبر دیال:۔ "یہ مانی ہوئی بات ہے کہ جو رحمدلی کی تعلیم آریہ مذہب دیتا ہے اس قدر اور کسی مذہب میں ایسی تعلیم نہیں پائی جاتی۔ ہمارے مذہب میں تو چیونٹی تک کا مارنا بھی سخت جرم ہے؟"

عبدالرحمن "جی ہاں بالکل درست ہے۔ ہاتھی ہڑپ اور مچھر کے لئے احتیاط۔"

بشمبر دیال:۔ "اجی یہ کیا۔ کوئی دلیل دیجئے۔ دعوی بیدلیل قابل سماعت نہیں ہوتا۔

عبدالرحمن:۔ (نور ۱۹۱۰ء کا فائل نکالکر) "مہاشہ جی ذرا غور سے سنئے گا۔ آریہ سماج کے بانی رشی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش کے دوسرے ایڈیشن کے گیارہویں سمولاس اور ۱۳ صفحہ پر منوجی کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔ کہ جو ویدوں کی نندا ارتہات ایمان تیاگ درد ھ آچرن رکھتا ہے (جو ویدوں کو نہیں مانتا) وہ ناستک (دہریہ) کہلاتا ہے۔ اور پھر اس میں افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ منوجی کا اصل قول تو یہ تھا۔ کہ "ناستکو وید کا نندکا" جس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ وید کی نندیہ کرنیوالا دہریہ ہے یہ مسئلہ اپنے طور سے بھی سخت تنگدلی کا تھا۔ مگر پنڈت دیانند صاحب نے نندا کے لفظ کی تشریح کر کے منوجی کے مذکورہ بالا قابل اعتراض قول کو اور بھی بہت وسیع کر دیا ہے۔ جس کے رو سے نہ صرف ویدوں کے نہ ماننے والے مثل عیسائی موسائی اور مسلمان وغیرہ ہی ناستکوں کی جماعت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ وہ ہندو لوگ مثلاً جینی۔ برہمو۔ سناتنی وغیرہ جو پنڈت۔ دیانند صاحب کے نکتہ خیال سے ویدوں کے درد ھ آچرن رکھتے ہیں یعنے ویدوں کے برخلاف عقیدے رکھتے ہیں۔ وہ بھی ناستکوں کی جماعت کے ممبر بنجاتے ہیں۔

بشمبر دیال (دل ہی دل میں ایڈیٹر نور کو کوستا ہوا) آپ خواہ مخواہ ہندوؤں کو بیچ میں شامل کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ حکم صرف ہندو جاتی سے علیحدہ قوموں۔ مثل مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ وغیرہ کے لئے ہے۔"

KHILAFAT LIBRARY

عبدالرحمن:- بہت اچھا اس میں ہمیں زیادہ جھگڑنے کی ضرورت نہیں۔ سوامی صاحب ستیارتھ پرکاش کے اسی صفحہ (۳۱۱) پر خود بخود اس سوال کا حل کئے دیتے ہیں۔ چنانچہ سوامی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ جو گرنتھ وید سے دردہ (برخلاف ہیں) ان کا پرمان کرنا جالو ناستک ہوتا ہے۔ اب کون نہیں جانتا کہ سوامی صاحب اور ان کے پیروؤں کا یہ دعوے ہے کہ سارا ہندو جن پرانوں اور منوسمرتی کے سوائے باقی سمرتیاں اور کثرت سے تنتر شاستر وغیرہ پرمان کے لایق پستکیں مانتے ہیں۔ وہ سب کے سب اور کئی پنڈتوں کے وید بھاش بھی ویدوں کے برخلاف ہیں۔ گویا اس طور پر سوامی صاحب کے مذکورہ بالا فتوے کے مطابق ہندوستان بھر میں شاید کوئی ہندو بھی ایسا نہیں پایا جاتا جو آریہ سماج کے نکتہ خیال سے ناستک نہ سمجھا جائے۔ اور اس پر موٹے حروف سے ناستک کا لیبل نہ لگ جائے۔"

بشمبر دیال:- (سخت طیش میں آکر) کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بات کا بتنگڑ بنا کر ایک عمدہ سے عمدہ بات کو ایسے برے سانچے میں ڈھالکر پیش کرنا۔ کیا جو آدمی قرآن شریف پر ایمان نہیں لاتا وہ مسلمانوں کے نزدیک کافر نہیں؟ آپ نے کافر کہہ لیا اور ہم نے ناستک کہدیا۔ بات تو ایک ہی ہے اس سے آریہ دھرم پر کیا حرف آسکتا ہے؟"

عبدالرحمن:- "آپ نے کفر کے لفظ کے معنے نہیں سمجھے۔ مثلاً ہم روح اور مادہ کو ازلی اور غیر مخلوق نہ ماننے کے باعث آریہ کے اس قول کے منکر ہیں۔ مثلاً ہم مادہ عالم کو غیر مخلوق [illegible] کافر ہیں۔ برہمو رسل وانبیاء کے منکر ہیں۔ تم لوگ خالق کل شئی مرسل آدم۔ ابراہیم۔ اور موسیٰ وخاتم الانبیاء [illegible] کے منکر۔ منکر کو عربی میں کافر کہتے ہیں جو کوئی کسی بات کا منکر ہے وہ اس بات کا کافر ہے۔"

بشمبر دیال:- خیر اب میں کافر کے معنے سمجھ گیا۔ تھینکس (شکریہ) پہلے مجھے اس کا علم نہ تھا۔ مگر ہمارے ناستک کے کہنے سے آپ کو اعتراض کیا ہے؟

عبدالرحمن:- اس میں خوف تو کوئی نہیں۔ کیا ہوا اگر سب کے سب ہندو بھی بظاہر ویدوں کو ماننے کا دم بھر کر اور ویدوکت سندھیا اور گائتری کا سادھن اور جاپ کر کے اور ایشور اور پرمیشور کو ماننے کا دعوے کر کے بھی ناستک کہلانے کے مستحق ہیں۔ کیا ہوا اگر پریم سے ایشور کی بھگتی کا دم بھرنے والے برہمو صاحبان اور اللہ اکبر اور وحدہٗ لاشریک کا نعرہ بلند کرنے والے مسلمان اس انیسویں صدی کے ویدک نفاذ مہارشی سوامی دیانند کی تعلیم کے بموجب محض ناستک اور خالص ناستک بن جاتے ہیں۔ ہاں آپ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ کیوں صاحب آپ ناستک کے خطاب سے اتنا کیوں گھبراتے ہیں مگر معزز دوست میں ان آدمیوں میں سے نہیں ہوں جو کسی اس یا اس خطاب یا لقب سے گھبرانے والا ہو۔ مگر جو بات ہمیں اپنے ملک اور نبی نوع انسان کے امن کے خطرہ کا سامان دکھا رہی ہے اور ہمیں اس کے خوفناک نتائج سامنے لاکر خوف زدہ کر رہی ہے۔ وہ رشی جی کا نادر حکم ہے کہ جو وہ ناستک کی مذکورہ بالا وسیع تعریف کرنے کے بعد ایسے خطاب کے مستحق دھرم اور ویدوں کے نام سے صادر فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپ حیرانی سے سنینگے کہ سوامی صاحب موصوف اپنے ستیارتھ پرکاش کے مذکورہ بالا ایڈیشن کے تیسرے سملاس کے صہ ۵۳ پر لکھتے ہیں۔ کہ جو وید اور وید انوکول آپت پرشوں کے لئے شاستروں کا اپمان کرتا ہے۔ اس وید نندک ناستک کو جاتی پنکتی اور دیش سے باہر نکالدینا چاہیئے۔ یعنی اپنی قوم و قطار اور ملک سے باہر کر دینا چاہیئے۔ پنڈت صاحب اگر مذاخواستہ ایسے حکم کو عمل میں لانیکا موقعہ ہمارے دوستوں کو مل جاوے تو ملک کے اندر رہنے والے مختلف لوگوں کے لئے جو شور محشر بپا ہو سکتا ہے۔ اگر اس کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے لادیں تو ہمارے بدن کو لرزہ [illegible] جاتا ہے۔"

بشمبر دیال:- (دل ہی دل میں سخت پیچ تاب کھاکر) ہوا کیا۔ ہر ایک مذہب میں قریب قریب ایسی باتیں پائی جاتی ہیں۔ اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے۔"

عبدالرحمن:- "میں چاہتا ہوں کہ آپ ذرا شرح صدر سے اپنی رحمدلی کے نمونے میرے سامنے پیش کریں۔ اب ذرا رحمدلی کے اور احکام بھی سن لیجئے۔ پھر ستیارتھ پرکاش کے دوسرے ایڈیشن کے ۸ سملاس کے ۲۲۵ صفحہ پر لکھا ہے کہ:- "جو آریہ ورت دیش سے بھن دیش ہیں وہ دسیو دیش اور ملیچھ دیش کہلاتے ہیں۔ اس سے بھی یہ سدھ ہوتا ہے کہ آریہ ورت سے بھن پورب دیش سے لیکر ایشان۔ اتر دایو۔ اور پچھم دیشوں میں رہنے والوں کا نام دسیو ملیچھ تتھا اسُر ہے اور نیرت دکھن تتھا اگنے دشاؤں میں آریہ ورت دیش سے بھن رہنے والے منشیوں کا نام راکچھس ہے۔

ترجمہ:- جو آریہ ورت ملک کے علاوہ ملک ہیں وہ دسیو لوگوں کے ملک اور ملیچھ لوگوں کے ملک کہلاتے ہیں۔ اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آریہ ورت کے سوائے اس کے مشرقی ملک سے لیکر شمال مشرق۔ شمال۔ شمال مغرب اور مغربی ملکوں میں رہنے والوں کا نام دسیو اور ملیچھ اور اسُر ہے اور جنوب مغرب۔ جنوب۔ اور جنوب مشرق کی طرف کے آریہ ورت دیش سے باہر رہنے والے لوگوں کا نام راکچھس ہے۔ سبحان اللہ کیسی رحمدلی کی تعلیم ہے۔"

بشمبر دیال:- "آپ کو کیا علم ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد علم جوتش کے بڑے ماہر تھے۔ انہوں نے بذریعہ جوتش کے یہ معلوم کر لیا تھا کہ اس طرف کے رہنے والے لوگ اس قسم کے اور دوسری طرف کے رہنے والے اس قسم کے گر بیچارے مسلمانوں کو کیا علم۔ جو اس علم کے کوچہ سے بالکل بے خبر ہیں۔"

عبدالرحمن:- پنڈت صاحب آپ ذرا غور تو کریں۔ ستیارتھ پرکاش کی عبارت کو ذرا نظر تعمق سے دیکھیں اور اس کے بعد کوئی خاص رائے قایم کریں۔ ستیارتھ پرکاش کے مذکورہ بالا عبارت کی رو سے جاپان۔ چین۔ تبت فارس۔ روم۔ انگلینڈ۔ فرانس۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ وغیرہ وغیرہ ملکوں کے رہنے والے سب لوگ ملیچھ اور اسُر ہیں۔ اور امریکہ کے وسطی اور جنوبی حصہ لنکا اور اسٹریلیا۔ اور سیام وغیرہ ملکوں کے رہنے والے سب لوگ راکچھس ہیں۔ کیسی رحمدلی کی تعلیم ہے۔ اور مذہبی بردباری کا کیسا اچھا نمونہ ہے۔ بھلا اور تو اور امریکہ اور اسٹریلیا۔ جاپان۔ چین۔ فارس۔ روم اور انگلینڈ وغیرہ میں رہنے والے لوگوں کا کیا قصور جو وہ کالے کوسوں پر بیٹھے ہوئے بھی ان خطابات سے نہ بچ سکے۔"

(باقی آئندہ)

KHILAFAT LIBRARY

خدا کے برگزیدوں کی شان میں کبھی گستاخی نہیں کرنی چاہیئے

مجھے ۹ ستمبر ۱۹۱۶ء کا واقعہ دیر تک یاد رہیگا۔ جبکہ میری مرحومہ بیوی بستر علالت پر تھی۔ اور [illegible] کی عدم موجودگی میں سوائے خدا کے اس کا کوئی خبر گیر نہ تھا۔ اور اتنا بھی سہارا یا امید نہ تھی کہ کوئی اسے پانی دے۔ ایسے وقت میں سکھ مناظر بھائی جہاں سنگھ نے بار بار مجھے مباحثہ کیلئے لکھا اور پھر یہ بھی دھمکی دی کہ اگر تم اس موقعہ پر مباحثہ کے لئے نہیں آوگے تو پھر یہ سمجھ لیا جاویگا کہ تم ہار گئے۔ جب میں نے یہ ذکر اپنی مرحومہ بیوی کے ساتھ کیا۔ تو اس نے مجھے نہایت دلیری اور حوصلہ سے یہ جواب دیا۔ کہ آپ مجھے خدا کے حوالہ کریں۔ اور فوراً مباحثہ کے لئے روانہ ہو جائیں۔ جب آپ خدا کے لئے یہ کام کرینگے اور خدا کے راستہ میں قدم اٹھائینگے تو خدا میرا خود حامی و ناصر ہوگا اگرچہ بیوی کی بیماری کو دیکھ کر میرا گھر سے نکلنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ مگر بیوی کے اس طرح زور دینے پر آخر توکل علی اللہ میں ۹ ستمبر کو قادیان سے روانہ ہوا۔ جو اللہ تعالےٰ نے اس مباحثہ میں اپنے خاص فضل و کرم سے فتح اور نمایاں فتح عطا فرمائی۔ وہ نور کے ناظرین نور مورخہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۱۶ء میں نہایت عمدگی سے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جہاں ایک طرف سکھ مناظر کے پرچہ جات دیئے گئے اور دوسرے کالم میں خاکسار نے اپنے پرچہ جات درج کئے۔ سکھ مناظر بھائی جہاں سنگھ کی عبارت اور دیدہ دلیری پر میں دنگ رہ گیا۔ جب اس نے گرنتھ صاحب کے شلوک کے

سری راگ محلا پہلا شلوک باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ

خصم کی ندریں دلیں پسندی جنہیں اک کر دھایا۔
تہیں کر رکھے بیچ کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائے

مطلب:۔ وہی لوگ خداوند تعالےٰ کے مقبول ہیں۔ جو ایک کی پوجا کرتے ہیں۔ تیس روزے رکھتے ہیں۔ اور پانچوقت کی نماز پڑھتے ہیں۔ تاکہ شیطان ان کا نام نیک شعاروں کی فہرست سے نہ کاٹ دے۔ مگر اپنے پرچہ میں سکھ مناظر بھائی جہاں سنگھ نے اس شلوک کے یہ معنے لکھے

(نقل کفر کفر نباشد) کہ جن لوگوں نے تیس روزے رکھے اور پانچوقت کی نمازیں پڑھیں۔ ان کا نام شیطان ہے بھائی جہاں سنگھ مناظر کو اس بڑے بول سے منع کیا۔ مگر وہ ہماری بات بھلا کب خاطر میں لاتے تھے۔ بعد ازاں منقولی اور معقولی رنگ میں یہ بتلایا گیا کہ دیکھیں سکھ صاحبان کے بڑے بڑے گیانی اور وِدوان اس شلوک کے کیا معنے کرتے ہیں ۵ ستمبر ۱۸۸۱ء کو ہز ہائینس راجہ بکرم سنگھ صاحب والئے ریاست فرید کوٹ نے بڑے بڑے سکھ گیانیوں اور وِدوانوں کی اعانت سے گرنتھ صاحب کا ترجمہ کروایا۔ جو منشی گیان چند صاحب مہتمم وکٹوریہ پریس نے اردو ترجمہ کیا۔ اور گیان پریس گوجرانوالہ میں ۱۸۸۱ء میں چھپا۔ اس میں اس شلوک

خصم کی ندریں دلیں پسندی جنہیں اک کر دھایا۔
تہیں کر رکھے بیچ کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائے

کے یہ معنے لکھے گئے ہیں۔ وہی لوگ سچے اور صاحب کے منظور نظر ہیں۔ جو اس وحدہٗ لاشریک کی پوجا کرتے ہیں۔ تیس روزے رکھتے ہیں۔ اور پانچوں وقت کی نماز پڑھتے ہیں۔ اس نیت سے کہ شیطانی وساوس سے اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے۔ پھر یہ شلوک بھی تو گرنتھ صاحب میں ہی ہے۔

چھوڑ کتاب کرے "شیطانی"
یعنے جو لوگ قرآن شریف کو چھوڑتے ہیں۔ وہ شیطان کے قریب ہو جاتے ہیں"

پھر جنم ساکھی کلاں کے صفحہ ۱۴۱۔ میں حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں۔

جو راہ شیطان گم تھے سو کیونکر کریں نماز
آتش دوزخ ہا دیہ پایا تنہاں نیوں۔

ترجمہ:۔ جنہوں نے شیطان کے راستہ کی پیروی کی۔ یا جن کو شیطان نے گمراہ کیا۔ وہ کسطرح نماز ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسمت اور نصیب کو آتش دوزخ کے سپرد کر دیا"

اب دیکھ لو کہ حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شیطان کسطرح بنتا ہے۔ ہم خود کچھ نہیں کہتے عیاں راچہ بیان"

پھر یہ بھی کہا گیا کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ جنم ساکھی کلاں صفحہ ۲۲۰ میں بے نمازوں کے متعلق یہ فتویٰ دیتے ہیں:۔

لعنت برسر تنہاں جو ترک نماز کرین
تھوڑا بہتا گھٹیا ہتھو ہتھ گوین

ترجمہ:۔ حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں۔ ان لوگوں پر اللہ تعالےٰ کی [illegible] جو نماز کو ترک کرتے ہیں۔ کیونکہ جو کچھ انہوں نے تھوڑا بہت کمایا ہے۔ نماز کے تارک ہو کر سمجھو کہ اس کو بھی ہاتھوں ہاتھ ضایع کر رہے ہیں"۔ اب اس جگہ صاف دیکھ لو کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ بے نمازوں کے لئے کیا فتوے دیتے ہیں۔ اب یہ کہنا کہ جو لوگ نمازیں پڑھتے ہیں (نعوذ باللہ) وہ شیطان ہوتے ہیں۔ یہ کیسی دیدہ دلیری اور گستاخی ہے۔ یہ بہت ہی برا بول ہے۔ جس سے ہر وقت پناہ مانگنی چاہیئے۔

پھر گرنتھ صاحب کے صفحہ ۱۳۰ کے حوالہ سے یہ بتلایا گیا کہ حضرت باوا صاحبؒ فرماتے ہیں ؎

پیر پیغمبر سالک شہدے اور شہید۔
شیخ مشایخ قاضی ملاں درویش رسید
برکت تنکی لگلے جو پڑھتے رہیں درود

مطلب:۔ حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں کہ جیتنے پیر پیغمبر سالک اور شہید و شیخ مشایخ و قاضی ملاں اور درویش وغیرہ گذرے ہیں۔ بیشک انہیں سے اللہ تعالےٰ کے حضور وہی بابرکت ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ پر درود بھیجتے ہیں یعنے اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔

اب اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کیا جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اس طرح عاشق زار ہو اس کے متعلق یہ فتویٰ لگانا کہ وہ یہ کہتا ہے۔ کہ جو نماز پڑھتے ہیں (نقل کفر کفر نباشد) وہ شیطان ہیں۔ یہ بہت ہی برا بول ہے جس سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیئے۔

پھر گرنتھ صاحب اد چھوٹا سائز کے صفحہ ۲۹۷ پر یہ بھی لکھا ہے

اٹھے پہر پوندا رہن کہاون سندڑے سول
دوزخ پوندے کیوں رہن جاں چت نہ آوے رسول

اب اس جگہ رسول کا لفظ کہلا پڑا ہے۔ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر شری گورو گرنتھ صاحب میں شری گورو بادا ارجن دیو جی جو سکھوں کے پانچویں گورو تھے۔ انہوں نے اپنی قلم مبارک سے حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شلوک تمام اخلاص کے ساتھ گرنتھ صاحب میں درج کیا جو اس وقت بھی بفضل خدا گرنتھ صاحب میں موجود ہے

فریدا بے نماز اکتیا ایہہ نہ بھلی ریت
کبھی چل نہ آیا پنجے وقت مسیت
اٹھ فریدا وضو ساڈھ صبح نماز گذار
جو سر سائیں نہ نویں سو سر کپ اتار
جو سر سائیں نہ نویں سو سر کیجئے کائیں
کنبی ہیٹھ جلایئے بالن سندے تھائیں

اگرچہ یہ شلوک پنجابی زبان میں ہے۔ اور ہر ایک پنجابی دان بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ مگر پھر بھی اس کا سادہ۔ اردو ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

اے فریدا بے نمازی کتے کی طرح ہے۔ اور اس کا یہ طریقہ بہت ہی برا ہے جو وہ نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں نہیں جاتا۔ فریدا جاگ (اٹھ) اور وضو کر صبح کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد کی راہ لے۔ کیونکہ جو سر اپنے خالق اور مالک کے سامنے نہیں جھکتا وہ اڑا دئے جانے کے قابل ہے جو سر خدا کے حضور نہیں گرتا وہ کس کام کا ہے ایسا مغرور سر ہانڈی کے نیچے جلانے کے قابل ہے۔" اب اسکے برخلاف یہ کہنا (نقل کفر کفر نباشد) نعوذ باللہ کہ جو لوگ نماز پڑھتے ہیں وہ شیطان ہیں؟

یہ بہت ہی برا بول ہے جس سے ہر وقت لرزاں و ترساں رہنا چاہیئے۔ مگر یہ کس کو معلوم تھا کہ یہ برا بول تھوڑے ہی دنوں میں کس طرح ہماری جہان سنگھ کے مناظر کے سامنے پیش آئے گا۔

ہم نے چند دنوں کے بعد ہی اس ہوش ربا واقعہ کو سنا کہ مباحثہ سے چند روز پیشتر بھائی مہاں سنگھ مناظر اس جہان سے چل بسا۔ اور اس کے دو روز بعد اس کی بیوی بھی افیون کھا کر اس جہان ... [illegible] کر گئی۔ پیچھے کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے۔ جو والدین کی قائم مقام ہو۔ اگرچہ اپنی اپنی باری مرنا تو سب نے ہی ہے مگر یہ امر واقعی ششدر کر دینے والا ہے کہ مباحثہ کے چند روز بعد ہی بھائی مہاں سنگھ اور اس کے دو روز بعد اسکی بیوی افیون کھا کر اس جہان سے رخصت ہوئے اور پیچھے کوئی لڑکا اور لڑکی وغیرہ اپنی نشانی بھی نہ چھوڑ گئے۔

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم سے پوری آگاہی حاصل کرنیکے لئے سوا نحمری بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ ایک بے نظیر کتاب ہے۔ اس سے بڑھ کر آج تک سکھ مذہب کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے کوئی اردو میں کتاب نہیں پاؤ گے قیمت صرف ۱۴

گورو کی بانی ۔ اس میں حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے ہی ہندوازم اور اسلام کا مقابلہ کر کے مذہب اسلام کو ترجیح دی گئی

قیمت صرف ۴

KHILAFAT LIBRARY

بخدمت جناب ایڈیٹر نور ۔ تسلیم۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ جلسہ پر قریب پانچہزار آدمیوں کے اجماع میں چند ریزولیوشن پیش ہو کر پاس ہوئے۔ جنکی نقول آپکی خدمت میں ارسال ہے۔ براہ مہربانی اپنے اخبار میں درج کر کے مشکور فرماویں۔ (سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ریزولیوشن نمبر (۱) قائمقامان جماعت احمدیہ جو تمام علاقہائے ہندوستان سے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تقریب پر جمع ہوئے ہیں۔ شہنشاہ معظم اور برٹش گورنمنٹ سے دلی خلوص اور سچی وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے شہنشاہ معظم اور برٹش گورنمنٹ کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ بعض مخالف حکومتوں کی طرف سے جو صلح کی تجویز پیش ہوئی ہے۔ اسکے متعلق وہ وزراء انگلستان کی اس رائے سے بالکل متفق ہیں کہ صلح صرف ایسی ہی شرائط پر ہونی چاہیئے جو آئندہ امن و امان قائم کی ضامن ہوں اور یہ کہ جماعت احمدیہ برٹش ایمپائر کی حفاظت کے لئے ہر ایک ممکن خدمت جو اس سے ہو سکتی ہے کرنے کے لئے تیار ہے **ریزولیوشن نمبر (۲)** قائمقامان جماعت احمدیہ جو جلسہ سالانہ کی تقریب پر مرکز سلسلہ قادیان میں جمع ہوئے۔ اس تار کے مضمون کو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مختلف اخبارات کو مسجد مونگیر کے مقدمہ کے متعلق دیا ہے سخت حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اسبات کا اعلان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اور اسکے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ ہرگز جماعت احمدیہ کے قائمقام نہیں کہلا سکتے کیونکہ (۱) وہ جماعت احمدیہ کا ایک نہایت ہی قلیل حصہ ہے جو در فیصدی بھی بمشکل ہوتا ہے (۲) وہ خصوصیات سلسلہ احمدیہ کو ترک کر چکا ہے (۳) وہ سلسلہ کے مرکز قادیان سے برخلاف حکم بانی سلسلہ قطع کر چکا ہے۔ ہم اسبات کا بھی اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جن الفاظ میں اعلان منظور کیا ہے وہ دھوکا دینے والے ہیں۔ جماعت احمدیہ قادیان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی اور آخری نبی تسلیم کرتی ہے اور قرآن کریم کو آخری کتاب تسلیم کرتی ہے۔ ہاں اس کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانیکے مطابق کہ آنیوالا مسیح نبی ہوگا۔ حضرت مرزا صاحب جو مسیح موعود تھے۔ نبی تھے۔ اور یہ عقیدہ عقاید اسلام میں سے ہے۔ کیونکہ تمام علمائے امت محمدیہ اسبات پر متفق ہیں۔ کہ آنیوالا مسیح نبی ہوگا۔ پس جماعت احمدیہ ہرگز اسبات کی روادار نہیں ہو سکتی کہ رسول کریم کے اس قول کو مانے کہ آپ آخری نبی ہیں اور اس قول کو رد کر دیں کہ آنیوالا مسیح نبی ہوگا اسکا مذہب یہی ہے۔ اور یہی اسکے بانی کی تعلیم ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ یعنے آپکے بعد اور کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا۔ جو آپ کی لائی ہوئی شریعت کو منسوخ کرے۔ مگر آپکا آخری نبی ہونا اسبات کے منافی نہیں کہ آپ کے بعد کوئی شخص ظلی طور پر آپکی شریعت کے قیام کے لئے بھی نبی کا عہدہ نہیں پا سکے؟ ہم مرزا یعقوب بیگ صاحب کے اس الزام کی بھی تردید کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے سب مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے امام کی تعلیم ہے ہم کسی کو بھی کافر نہیں کہتے اور صرف انہیں کو کافر کہتے ہیں جو قرآن و حدیث کی رو سے کافر ہیں۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب کا یہ لکھنا بھی غلط ہے کہ حضرت مسیح موعود کے قدیم پیروان احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھتے ہیں۔ خود حضرت مسیح موعود نے اپنے قدیم پیروان کی جو فہرست شائع کی ہم

---

* اس میں سے بمشکل دس فیصدی اس انجمن سے تعلق رکھتے ہیں۔ باقی تمام قدیم پیروان اور علماء جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام خاندان اور بقیہ جماعت کے سلسلہ کے مرکز

نوٹ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۷ء نمبر ۱۲۱
کی خوبصورت تیار ہوئی ہے۔ دس شریف اور لکھے پڑھے اشخاص
کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری ہذا بلا قیمت و محصول بھیجی جاتی ہے

اگر

آپ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلاویں کلیجہ کی کمزوری دکھانسی دلاغری کو دور کرنا چاہتے ہو تو

لال شربت

پلاویں پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک دوا کا یکساں فائدہ
کرتی ہے پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے لڑکے
خواہش سے پیتے ہیں

آپ بھی اپنے بچہ کو استعمال کرا کے آزمائش کر لیجئے۔

قیمت بارہ آنہ ۱۲ار فیشیشی
محصول ڈاک ۱ر

نوٹ۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۷ء نمبر ۱۲۲
کی خوبصورت تیار ہوئی ہے۔ دس شریف اور لکھے پڑھے اشخاص
کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری ہذا بلا قیمت و محصول بھیجی جاتی ہے

KHILAFAT LIBRARY

ہمیشہ تندرست رہنے کی ترکیب

آپ جانتے ہیں۔ انسان کی زندگی خون سے ہے اس لئے
خون صاف رکھنا ضروری ہے۔ اس کی ترکیب آسان ہے
ڈاکٹر ایس کے برمن کا آئی اوڈار سالسہ مفید ثابت ہوا ہے
اس میں کسی چیز کا پرہیز نہیں ہے۔ یہ سالسہ صاف کر اس
میں پرٹاس (۱) روڈ ڈالڈ وغیرہ کئی ایک آزمودہ ادویات
ملا کر بنتا ہے۔ اس لئے تمام سالسوں سے زیادہ مفید ہے
گرمی۔ آتشک۔ گٹھیا وغیرہ یا پارہ ملی ہوئی ادویہ کے استعمال
سے خون بگڑ گیا ہو تو اس کو استعمال کیجئے۔ خون بگڑنے کی وجہ
سے آتشک گٹھیا ایسے عارضی ہیں پارہ ملی ہوئی ادویات سے خون بگڑ
جاتا ہے پوری حالت فہرست منگا کر دیکھئے۔ قیمت عا محصول ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیار کردہ حکمائے دہلی

آنکھوں جیسی نعمت عظیمہ کو اشتہاری ادویات
سے خراب نہ کیجئے:-

سرمہ سیاہ۔ برائے استعمال روزانہ ۴ر
" سفید۔ پھولا جالا دبند غبار کو دور کرتا ہے ۸ر
" سنجات۔ دکھتی آنکھوں کا جادو یکدفعہ میں آرام ۸ر
" جوہر بصر۔ لاعلاج پرانی آنکھوں کی بیماریوں کیلئے معجزہ
ہے۔ ناخنہ۔ ڈھلکا۔ پھولا۔ جالا۔ نزول الماء کو دور کرتا ہے ۱ عہ
سرمہ نایاب۔ جواہرات سے ہزار ہا درجہ قیمتی ایک دفعہ
استعمال کیجئے۔ ۱ عہ
اکسیر معدہ۔ طب یونانی کا نچوڑ۔ نمک سلیمانی۔ یا اجوائن
نہیں ہے ۸ر
ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ بوتل وغیرہ کی فہرست
طلب کیجئے۔

جوندال کمپنی منٹگمری

تریاق امراض نسوان

ظاہر ہے کہ اشتہارات ہمیشہ رنگین اور مبالغہ آمیز اور زمین و آسمان کے قلابے ملانے والی عبارت
کا التزام اشتہار دینے والوں کی مدنظر رہتا ہے۔ کبھی بھی حقیقت الامر کا اظہار مقصود نہیں ہوتا
اس لئے میں بفضلہ خدا اشتہاریوں کے عام اور مذکورہ بالا شیوہ سے احتراز کر کے صرف
حقیقت الامر کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ

(۱) جو مستورات اسقاط حمل کے مرض یا خطرہ میں مبتلا ہوں۔ یا
(۲) جن کے بچے ایک خاص مدت میں تشنج۔ یا ام الصبیان۔ یا ام القرینہ (اٹھرا) سے ضایع
ہو جاتے ہوں۔ یا
(۳) جن کو ہمیشہ لڑکیوں کے پیدا ہونے اور لڑکوں سے محروم رہنے کی شکایت ہو یا
(۴) جو مرض سیلان ابیض (لیقوریا) یعنے سفید پانی کی وجہ سے مریض ہوں وہ سب اللہ تعالےٰ
پر بھروسہ کر کے اور اس کے فضل اور احسان کے امیدوار ہو کر مجھ سے تریاق امراض نسوان
جس کے مفید ہونے اور بالکل مفید اور کامیاب ہونے میں مجھے کامل امید ہے اور بفضلہ تعالےٰ
شبہ نہیں۔ پہلی اور تیسری صورت میں ۹ ماہ اور دوسری صورت میں ایک سال اور چوتھی
صورت میں ۳ ماہ دوائی کا استعمال کرنا پڑے گا۔ ایک ماہ کی دوائی کی قیمت تین روپیہ علاوہ
محصول ڈاک پرہیز ترکیب استعمال ہر صورت میں شامل دوائی ہوگا۔

المشتہر حکیم محمد زمان عباسی معالج خاندان نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مقام قادیان ضلع گورداسپور

طبی مشورہ

پہلا حصہ دوسرا ایڈیشن

طبی دنیا میں بزبان اردو اپنی شان کی سب سے پہلی مفید عام اور سستی کتاب ہے۔

مختصر فہرست مضامین

طبابت میں خطرناک تجارت بیماری اور دوا امراض
کی ماہیت اور علاج دس قدرتی معالج ڈاکٹر ہوا۔
ڈاکٹر پانی۔ ڈاکٹر غذا۔ ڈاکٹر فاقہ۔ ڈاکٹر نیند۔
ڈاکٹر ورزش ڈاکٹر آگ ڈاکٹر آفتاب۔ ڈاکٹر خیال
ڈاکٹر اعتقاد۔ ڈاکٹر توجہ یہ بیچریہ علاج
بذریعہ قوت ارادی آسان مجرب نسخہ جات اور عام
ادویہ کے خواص روزانہ ضروریات کی اشیاء دلچسپ معلومات
افیون بھنگ تمباکو چائے سلاجیت شراب کا نوٹ
نوٹ ربڑ وغیرہ وغیرہ۔ بخار دق بدہضمی
قبض پیچش کام ریضہ امراض شکم دحاملہ
متفرق امراض پر دلچسپ مشورہ
نوٹ کرم کی تشریح الاطریق وغیرہ بیشمار
مضامین درج ہیں قیمت فی جلد بعہ محصول ۱ر
تین جلد بعہ محصول ۳ر

زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو!!!

میاں الہ بخش صاحب طبی مشیر کنور رنجیت سنگھ صاحب بہادر
آف کپورتھلہ۔ یہ کتاب پبلک کو ہر طرح مفید ہے۔
ڈاکٹر گوکل چند صاحب ایم اے بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور۔ طبی مشورہ کا
مطالعہ ہر شخص کے لئے مفید ہوگا
نور قادیان۔ طبی مشورہ میں نہایت ہی مفید ہدایات درج ہیں
بدر قادیان۔ یہ نہایت ہی ضروری مشورے دیکر ملک کی
بے بہا خدمت کی ہے۔ یہ قیمتی مشورہ ہے
ہندوستان لاہور۔ بیسویں صدی کے علم طب کا عطر کھینچ دیا
ہے غرض نہایت ہی دلچسپ اور مفید طبی کتاب ہے۔
آریہ گزٹ لاہور۔ واقعی مفید ہے
سناتن دھرم پرچارک امرتسر۔ واقعی یہ ایک مفید رسالہ ہے
تمدن گزٹ لاہور۔ بہت سے قیمتی طبی طریق درج ہیں

اسلامیہ پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین شیخ محمد یوسف کپورتھلوی قادیان سے شایع ہوا